General Instructions

1. Give numbering to headings

2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.

3. Do not use table for comparison and contrast questions.

4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.

5. Start new question from fresh page.

6. Give around 15 headings for 20 marks question.

7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.

8. Add Quran/Hadees references wherever possible.

9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.

10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.

11. Change colour scheme for references to give them more visibility.

12. Manage time

13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.

14. Avoid writing wrong references.

15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.

16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

37

(حصہ دوم)

سوال ۱

جواب ۱: تعارف

[illegible] ہم جمع نہ کریں گے اس کی ہڈیاں

بیشک ہم تو باریک سے باریک

ہم انگلیوں کے نشانات بنانے

پر بھی قدرت رکھتے ہیں۔"

(سورۃ القیامۃ 3،4)

عقیدہ آخرت بنیادی مقاصد

میں سے ایک ہے۔ ہر مسلمان کا عقیدہ آخرت

پر ایمان ہے [illegible] انسان کی

انفرادی اور اجتماعی زندگی پر بڑا گہرا

اثر [illegible] عقیدہ آخرت انسان کی

زندگی پر بڑا اثر چھوڑتا ہے۔

۲۔ عقیدہ آخرت کی وضاحت

"عقیدہ آخرت ایک ایسا ایمان

[illegible]

نام ہے۔"

(ڈاکٹر اسرار احمد)

عقیدہ آخرت سے مراد

یہاں کے بعد [illegible] کا یقین کرنا ہے۔

[illegible]

ابدی زندگی کے ہونے کا پختہ
یقین رکھے۔
اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ؕ

ترجمہ: (بیشک! ہر چیز نے موت کا
مزہ چکھنا ہے۔)
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عقیدہ
آخرت کی مثال بڑے خوبصورت
الفاظ میں یوں کی ہے۔

"دنیا ایک کھیتی ہے اور آخرت
اس کھیتی کا پھل ہے۔"
مطلب واضح ہے کہ عقیدہ آخرت
اس دنیا سے اگلی دنیا کے ہونے
کا پختہ ایمان ہے۔

قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"جس نے ذرّہ برابر نیکی کی تو اس کو
اس کا اجر ملے گا
اور

جس نے ذرہ برابر برائی کی
تو اس کو اس کا بدلہ ملے
گا۔"

(۔الزلزال ۱۱:۱۰)

یعنی عقیدہ آخرت ابدی زندگی کا
مکمل ایمان ہونا ہے۔

عقیدہ آخرت کے انفرادی زندگی پر اثرات

مندرجہ ذیل اثرات
بیان ہیں:

تسکین سکون کا باعث

عقیدہ آخرت تسکین
سکون کا باعث ہے۔ اس پہ یقین
رکھنے سے انسان کی زندگی میں سکون
آتا ہے۔

"اور تم سچے یاد کرو،
بیشک! اللہ کی یاد سے ہی
دلوں کو سکون ملتا
ہے۔"

(۔الرعد 28)

یعنی عقیدہ آخرت سکون کا باعث ہے۔

(iii) انسانی صبر کو بڑھاتا ہے

مزید، عقیدہ آخرت
انسانی زندگی میں صبر کو بڑھاتا ہے
عقیدہ آخرت پر یقین ہونے سے
انسان اپنے سارے معاملات اللہ
تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

ترجمہ (بیشک ہر مشکل کے ساتھ
آسانی ہے۔)
(الشرح 94:6)

مزید اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں،

"اور جب بھی مشکل آئے تو
صبر اور نماز سے مدد
مانگو۔"
(البقرہ - 2:153)

مطلب واضح ہے کہ عقیدہ آخرت
زندگی میں صبر کو بڑھاتا ہے۔

(iii) اخلاقیات کا کامل ہونا

عقیدہ آخرت انسانی اخلاقیات کو بڑھاتا ہے۔ آپس میں اخلاق کا درس پڑھنا رہتا ہے۔

"اور تم کسی کی غیبت نہ کرو
اور
نہ کسی پہ بہتان لگاؤ
کیونکہ
اللہ اسے ناپسند کرتا ہے۔"
(الحجرات ۔ 12:11)

مطلب عقیدہ آخرت کی وجہ سے انسانی اخلاقیات کامل ہوتے ہیں۔

(iv) تزکیۂ نفس

مزید عقیدہ آخرت تزکیہ نفس کو بھی بڑھاتا ہے۔ انسان اپنے آپ کے اندر جھانکتا رہتا ہے اور اللہ کے دیے گئے قوانین پر عمل کرتا ہے۔

"اور تم تزکیہ نفس کیا کرو،
تاکہ فلاح پاؤ۔"
(البقرہ 2:129)

یعنی عقیدہ آخرت تزکیہ نفس میں بہترین کردار ادا کرتا ہے۔

انفرادی زندگی پر اثرات

- تسکین سکون
- اخلاقیات
- صبر
- تزکیہ نفس

۲۔ عقیدہ آخرت کے اجتماعی زندگی پر اثرات

مندرجہ ذیل اثرات بیان ہیں:

۱) نسل پرستی کا خاتمہ

عقیدہ آخرت نسل پرستی کا خاتمہ کرتا ہے۔ عقیدہ پہ یقین کی وجہ سے ہر قسم کا فرق ختم ہو جاتا ہے۔

"نہ کسی عربی کو عجمی پر
اور
نہ کسی عجمی کو عربی پر

اور نہ ہی
کسی گورے کو کالے پر
اور
نہ ہی کالے کو گورے پر
فوقیت حاصل ہے۔
فوقیت صرف تقویٰ کو
ہے۔"
(خطبہ حجۃ الوداع)
یعنی، عقیدہ آخرت نسل پرستی کا
خاتمہ کرتا ہے۔

(ii) انسانی بھائی چارہ
عقیدہ آخرت انسانی
بھائی چارے کو قائم رکھتا ہے۔ اس
کی وجہ سے انسان آپس میں ہمدردی
کا احساس بڑھاتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں،

"اللہ تعالیٰ نے تم سب کو ایک ہی
روح سے پیدا کیا۔"
(النساء ۱:۴)
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی
فرمایا کہ،

"سارے انسان آپس میں
ایک جسم کی مانند
ہیں۔"

یعنی، عقیدہ آخرت انسانی بھائی چارہ
قائم کرتا ہے۔

(iii) بہادری کا جذبہ

یعنی، عقیدہ آخرت کی
وجہ سے بہادری کا جذبہ پیدا ہوتا
ہے۔ انسان ہر مشکل حالات میں اللہ
تعالیٰ کی رحمت پر پر یقین رہتا ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم میں سے ہر ایک راعی ہے
اور
اس سے اس کی رعیت کے مطابق
سوال ہوگا۔"

یعنی انسان ایک دوسرے کے حقوق کا
خیال رکھتے ہوئے بہادر بنتا ہے

(۱۲) ## بین الاقوامی ہم آہنگی کا بڑھنا

عقیدہ آخرت کی وجہ سے بین الاقوامی ہم آہنگی بڑھتی ہے اور انسان ایک دوسرے کے قریب ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اور ایک دوسرے کو ناحق قتل نہ کرو، کیونکہ اللہ ایسے سخت ناپسند کرتا ہے۔"

(المائدہ 5:32)

مطلب: عقیدہ آخرت انسانیت کا درس دیتی ہے جس سے بین الاقوامی ہم آہنگی کو بڑھاتا ہے۔

اجتماعی زندگی پر اثرات

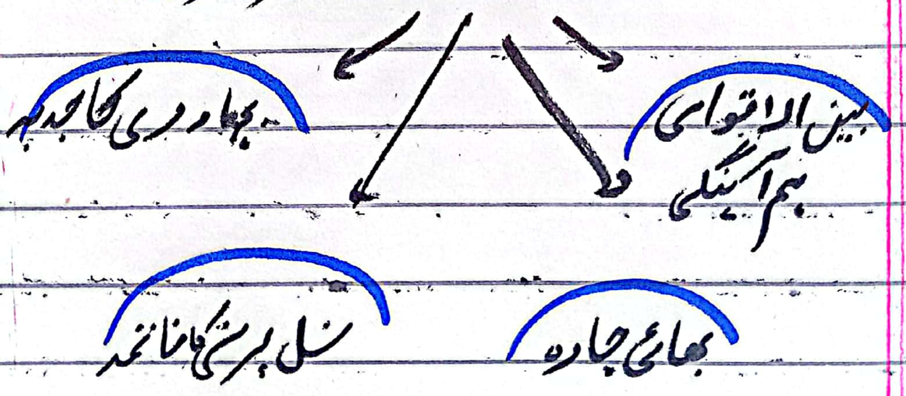

5- خلاصۂ بحث

بیاں میں نکتۂ توحید تو آ سکتا ہے
تیرے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے

(علامہ محمد اقبالؒ)

عقیدہ آخرت بنیادی عقائد میں سے ایک ہے۔ عقیدہ آخرت پر ہر مسلمان ایمان رکھتا ہے۔ نتیجتاً انسانی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر بڑا گہرا اثر ہے۔ یعنی، عقیدہ آخرت انسانی زندگی کا حاصل ہے۔

12

سوال ۶۔
جواب ۱۔ تعارف

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر
(۔ علامہ محمد اقبال)

اسلامی سماجی نظام ایک بہترین اصولوں کا قائم کردہ نظام ہے۔ اسلامی نظام کی خصوصیات اس بات کی بہترین عکاسی کرتی ہیں۔ اس کی روشنی میں عصری دنیا کے درپیش مسائل کا بہترین حل بھی کیا جاسکتا ہے۔ مطلب یہ کہ اسلامی سماجی نظام ایک مکمل ضابطہ حل ہے۔

۲۔ اسلامی سماجی نظام کا مختصر تعارف
"سماج یعنی گروہ کو منظم کرنا" ہے۔
(۔ آکسفورڈ ڈکشنری)

اسلامی سماجی نظام دراصل اللہ تعالیٰ کے دیے گئے اصولوں پر قائم ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں حاکمیت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اور انسان، خدا کا نائب ہے۔ یعنی، اسلامی

سماجی نظام میں سارے انسان برابر ہیں۔

3- اسلامی سماجی نظام کے بنیادی اصول اور خصوصیات

مندرجہ ذیل تفصیل ملاحظہ ہے:

(i) اصل حاکمیت خدا کی

اسلامی سماجی نظام میں حاکمیت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا اصل مالک ہے۔

"اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہے، اللہ ہی کی ملکیت ہے۔"

(آل عمران 3:83)

یعنی، حقیقی ملکیت صرف باری تعالیٰ کی ہے۔

(ii) انسان خدا کا نائب ہے

انسان زمین پر خدا کا نائب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اصولوں کے مطابق زمین والوں کے حقوق کا خیال رکھتا ہے۔

"اور تمہیں طاقت دی تاکہ تمہیں
آزمائیں۔"

(الانفال: 65)

یعنی، انسان خدا کے قواعد کا پابند ہے۔

(iii) انسانی زندگی کا حق

اسلام نے انسانی زندگی کا
حق دیا ہے۔ ایک انسان کی زندگی دوسرے
کیلئے امانت ہے۔

"اور تم اپنی خدمت بھلائی کرو،
اسی لیے،
اللہ اسے ناپسند کرتا ہے۔"

(المائدہ 64: 5)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا:

"ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کے
قتل کے برابر ہے۔
اور
جس نے ایک انسان کی جان بخشی
گویا،
اس نے پوری انسانیت کی جان بخشی
کی۔"

یعنی، اسلام جس انسانی زندگی سب سے

قیمتی ہے۔

17) مذہب کی آزادی کا حق

اسلام نے انسان کو مذہب کی آزادی کا حق دیا ہے۔ اسلامی سماج میں ہر انسان اپنے مذہب مطابق زندگی گزار سکتا ہے۔

قرآن میں ارشاد مبارک ہے۔

"دین میں کوئی جبر نہیں، بیشک ہدایت کو گمراہی سے الگ کر دیا گیا ہے۔"
(البقرہ - 2:252)

مزید، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"تمہارے لیے تمہارا دین ہے
اور
ہمارے لیے ہمارا دین۔"
(الکافرون - 109:06)

مطلب، اسلامی سماج میں مذہب کی آزادی کا بھرپور حق حاصل ہے۔

(۵) انصاف کا حق

انصاف کا حق بھی دیا گیا ہے۔ بلا کسی تفریق کے انسان کا یکساں حق حاصل ہے۔ مزید یہ، اسلامی سماج میں

"اور جب بھی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ کرو۔"

(النساء۔ 4:58)

مطلب کہ اسلامی سماج میں سب کیلئے برابر کا قانون رائج ہے۔

(۶) تعلیم کا حق

اسلامی سماجی نظام میں تعلیم کو بھی اولین ترجیح حاصل ہے۔ اسلام نے تعلیم حاصل کرنے پر بہت زور دیا ہے۔

"اور جاننے والے اور نا جاننے والے کبھی بھی برابر نہیں ہوسکتے۔"

(الزمر۔ 39:9)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کی اہمیت بابت فرمایا کہ

"مکمل انسان کی تعمیری شکل ہے۔"

یعنی اسلامی معاشی نظام میں تعلیم کا نظام بھی قائم ہے۔

اسلامی سماجی نظام کے اصول

- خدائی حاکمیت
- انسان خدا کا نائب
- زندگی کا حق
- مذہب کی آزادی
- یکساں انصاف
- تعلیم کا حق

۶۔ عصری معاشرتی نظام کے درپیش مسائل کا اسلامی نظام کی روشنی میں حل

مندرجہ ذیل تفصیل ملاحظہ ہیں:

اسلامی (3)

Has United Nations succeeded in averting war in the world?

۱) خوف خدا کا پیدا ہونا

انسانی زندگی میں خوف خدا کا پیدا ہونا اسلامی عالمی نظام کے ذریعے ممکن ہے۔ آج کے مسائل کا حل پہلے خدا کا خوف ہونے سے ہی ممکن ہے۔

اقبال فرماتے ہیں،

"دل میں خدا کا نام ہونا لازم ہے
اے اقبال!
سجدوں میں پڑے رہنے سے جنت نہیں ملتی۔"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے دور حکومت میں خدا کے خوف کو شوریٰ کے ذریعے قائم رکھتے تھے۔

"اگر دجلہ اور فرات کے درمیان ایک
کتا بھی بھوکا پیاسا مر گیا
تو عمر کو حساب دینا ہوگا۔"

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ)

مزید، حضرت ابوبکر نے زکوٰۃ نہ دینے والوں کے خلاف جہاد کا اعلان کیا۔ یعنی، خوفِ خدا ہی مسائل کا پہلا حل ہے۔

(۲۲

انسانی حقوق کا تکمیل ہونا

دوسرا، انسانی حقوق کا تکمیل ہونا بھی اسلامی سماجی نظام کے ذریعے ممکن ہے۔ انسان ایک دوسرے کا حقوق محفوظ رکھنے کا ضامن ہے۔

"رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں جہنمی ہیں۔"

(ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

مزید، زکوٰۃ کے ذریعے معاشرے سے غربت کا خاتمہ بھی ممکن ہے۔

"اور زکوٰۃ دیا کر غریبوں، فقراء اور مساکین کو۔"

(التوبہ 9:60)

مطلب، اسلامی سماجی نظام حقوقِ انسانیت کو مکمل کرتا ہے۔

(iii) اقلیتوں کا تحفظ

مزید، اسلامی عالمی نظام اقلیتوں کا تحفظ بھی یقینی بناتا ہے۔ آج کے دور میں اقلیتوں کا تحفظ سب سے بڑا اہم مسئلہ ہے۔

"اور مندر، گرجاگھر یا پھر چرچ کو تباہ نہ کرو۔"

(القرآن ۴۰:۲۲)

یعنی، اسلامی معاشی نظام کے ساتھ آج کے درپیش مسائل کا حل بھی یقینی کرتا ہے۔

(iv) قانون کی حکمرانی

قانون کی حکمرانی عصری مسائل کا بہترین حل ہے۔ اسلام میں بھی سب کیلئے یکساں قانون ہے۔

ایک موقعہ پر جب قریش کی امیر خاتون نے چوری کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا:

"اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو ہاتھ کاٹا جاتا۔"

اس سے واضح ہے کہ قانون سب سے بالادست ہے۔

۴ تعلیم کے ذریعے شعور پیدا کرنا

اسلام نے جیسا کہ تعلیم پر بہت زور دیا ہے۔ عصری درپیش مسائل کا حل بھی تعلیم کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

نیلسن منڈیلا نے بھی خوب کہا،

"تعلیم ایک ایسا آلہ ہے جس کی وجہ سے انسان دنیا تبدیل کر سکتا ہے۔"

یعنی، مرد کے ساتھ ساتھ عورت کا تعلیم یافتہ ہونا بھی مسائل کا بہترین حل ہے۔

"علم حاصل کرنا ہر مرد اور عورت پر فرض ہے۔"

(ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

یعنی، اسلام کے مطابق تعلیم کے ذریعے بھی مسائل حل کیے جا سکتے ہیں۔

اسلام کی روشنی میں عصری مسائل
کا حل

- خوفِ خدا
- انسانی حقوق
- تعلیم کا درجہ

- غربت کا خاتمہ
- اقلیتوں کے حقوق
- قانون کی حکمرانی

5- خلاصۂ بحث

فرد قائم ربطِ ملت سے ہے
تنہا کچھ نہیں

موج ہے دریا میں اور بیرون
دریا کچھ نہیں۔

(علامہ اقبال رحمہ)

اسلامی سماجی نظام بہترین نظام ہے۔ اسلامی سماجی نظام کی خصوصیات اور اصول آج کے عصری مسائل

کا حل پیش کرتے ہیں ، جبکہ واضح ہے کہ
اسلامی معاشی نظام ہی دنیا کا بہترین
نظام ہے ۔

CamScanner

سوال

جواب ۱: تعارف

جو عالم ایجاد میں ہے صاحب ایجاد
ہر دور میں کرتا ہے طواف اس کا زمانہ
(- علامہ محمد اقبال رح)

امت مسلمہ آج کے وقت میں دو بڑے اہم مسائل کا سامنا کر رہی ہے۔ اسلاموفوبیا اور انتہا پسندی مسلم امت کیلئے ایک بڑا خطرہ ہے۔ امت مسلمہ کی غیر حالات کے ذمہ دار یہی دونوں بڑے مسائل ہیں۔ یعنی امت مسلمہ اسلاموفوبیا اور انتہاپسندی کا شکار و تباہ ہو رہی ہے۔

2- اسلاموفوبیا کے معنی

"اسلام کے خلاف سخت ناپسندگی
اور جارحانہ حملہ،
اسلاموفوبیا کہلاتا ہے۔"
(- آکسفورڈ ڈکشنری)

اسلاموفوبیا سے مراد ہے کہ اسلام کے خلاف سخت ناپسندگی۔ یعنی امت مسلمہ کو سخت ناپسند کرنا اور ان پر تشدد کرنا مطلب اسلاموفوبیا

اسلام کے خلاف سخت سازش ہے۔

اسلام + فوبیا = اسلام کا خوف

3- انتہا پسندی کے معنی!
"عربی میں غلو معنی!
انتہا پسندی ہے۔"
انتہا پسندی ایک دوسرے
کے خلاف سخت نفرت کا نام ہے۔
مسلم دنیا کا آپس میں انتہا پسند ہونا
یا اقلیتوں کے حقوق میں غفلت
یا ناپسندگی برتنا انتہا پسندی کہلاتا
ہے۔

How do the following issies relate to Islamophobia or Extremism?

4- امت مسلمہ کے عصری مسائل
امت مسلمہ اسلاموفوبیا اور
انتہا پسندی دونوں کے مسائل کا سامنا
کر رہی ہے۔ مندرجہ ذیل تفصیل کا
حد الکہ واضح ہے:

(1) مسلمانوں پر وحشیانہ حملے
مسلمانوں پر دنیا بھر
میں وحشیانہ حملے اس بات کی مرکائی

کرتے ہیں۔ یعنی، امت مسلمہ حفاظت کی
کمزوری کا سامنا کر رہی ہے۔

"2023ء میں سویڈن میں قرآن مبارک
کو جلایا گیا۔" (نعوذ باللہ)
(The News, 2023)

نہ صرف یہ، بلکہ
"جنوبی انڈونیشیا نے ڈینمارک
اخبار میں 2022ء میں نبی
[illegible] مسلم کا خاکہ پیش
کیا (نعوذ باللہ)"
(The News)

یعنی، مسلم دنیا بڑھتی ہوئی حقارت
کا سامنا کر رہی ہے۔

ii) مسلمانوں کے وسائل پر قبضہ

مہذب بڑھتی ہوئی بڑھتی ہوئی
حقارت چاہے اسلاموفوبیا ہو یا انتہا
پسندی، مسلمانوں کے وسائل پر حملہ ہے۔
مغربی ممالک کی سازش کے تحت امت
مسلمہ کے وسائل بڑے خطرات میں
ہیں۔

"امریکا کے زوال سے دو بڑے
مسلم ممالک سعودی عرب اور
ایران کے وسائل خطرے
میں چلے گئے۔"

(القبس بیروت)

اس سے واضح ہوتا ہے کہ نہ صرف اسلاموفوبیا بلکہ بڑھتی ہوئی انتہا پسندی بھی امت مسلمہ کے لیے بڑا خطرہ ہے۔

iii) اسرائیلی ریاست کا قیام

مزید، اسرائیلی ریاست کا قیام مسلم دنیا کو منتشر کرنا ہے۔ حقیقت میں اسرائیل کا قیام امت مسلمہ کو بڑا خطرہ ہے۔

"اسرائیل کے فلسطین پر جارحانہ
حملے اور امت مسلمہ کی
خاموشی مسلم دنیا کو
منتشر کر رہی ہے۔"

(www.cfr.org)

اس سے واضح ہے کہ اسلام میں اسرائیل کا غیر قانونی بننا سخت خطرہ ہے۔

۶) دہشتگردی کا بڑھنا

مزید یہ کہ تخت اسلاموفوبیا اور انتہا پسندی نے دہشتگردی کو بڑھایا ہے۔ مسلم امہ بڑھتی ہوئی دہشتگردی کا خطرہ دیکھ رہی ہے۔

"اسلام آباد ایک دہشتگردی کا فلسفہ ہے۔"
(Jaishakandar, FM of India, 2023)

مطلب، دنیا دہشتگردی کا ذمہ دار مسلم امت کو ٹھہرا رہی ہے۔

"9/11 حملہ نے دنیا میں مسلم ممالک کو ایک دوسرے کے خلاف پیش کر دیا۔"
(www.cfr.org)

یعنی، بڑھتی ہوئی دہشتگردی اسلاموفوبیا اور انتہا پسندی کو بڑھانی ہے۔

۷) حکومت کا ڈوبنا

مزید آگے یہ کہ حکومت کی کمزوری بھی دونوں کا نتیجہ ہے۔

اسلاموفوبیا اور انتہاپسندی نے مسلم امت کی بڑھتی ہوئی معیشت گرادی ہے۔

"پاکستان نے تقریباً 150$ بلین دہشتگردی کے خلاف جنگ میں گنوا دیے ہیں۔"
(Pakistan Bureau of Statistics)

نہ صرف پاکستان میں بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کیلئے معیشت کا ڈوبنا اس کا نتیجہ ہے۔

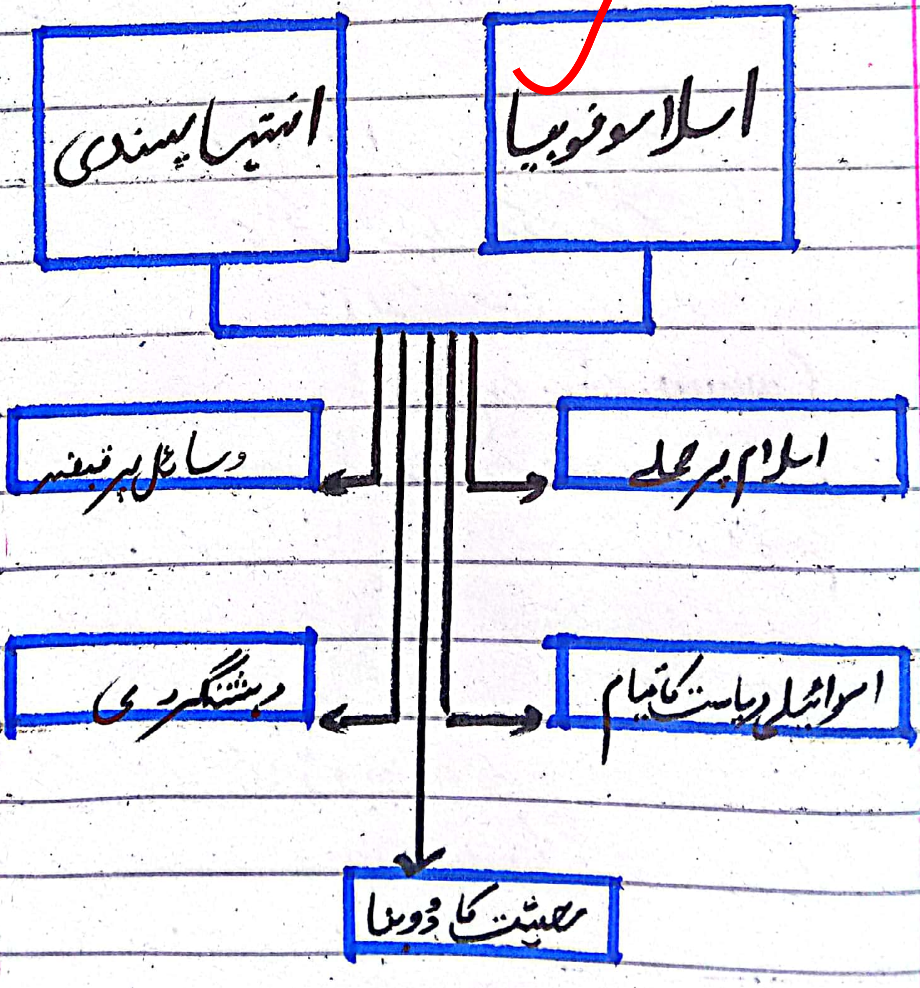

5- خلاصہ بحث

"اسلام کا مزید بڑھنا، مغربی
ممالک کو خوف پیش کرتا ہے،
جو کہ اسلام کیلئے ایک سازش
کے اسلاموفوبیا اور انتہاپسندی
کو پیدا کرتے ہیں۔"

(The News, Islamophobia, 2023)

امت مسلمہ آج کے دور میں دو اہم مسائل کا سامنا کر رہی ہے۔ جو کہ اسلاموفوبیا اور بڑھتی ہوئی انتہاپسندی ہے۔ ان دونوں کے اثرات امت مسلمہ پر واضح ہیں۔ مطلب یہ کہ دونوں اسلاموفوبیا اور انتہاپسندی امت مسلمہ کے درپیش مسائل ہیں۔

2

سوال

جواب :- تعارف

"اور اللہ سے ڈرو جس نے
ایک روح سے تمہیں پیدا کیا۔"

(النساء: ۱)

اسلام ایک مکمل ضابطہ
حیات ہے۔ اسلام میں خواتین کے حقوق،
کردار اور مقام واضح بیان ہے۔ یہ
ظاہر کرتا ہے کہ ایک مسلمان عورت مغربی
عورت سے مکمل با اختیار ہے۔ مطلب،
اسلام انسانی زندگی کا مکمل ضابطہ حیات
ہے۔

2- اسلام میں عورت کے مقام کا مختصر حوالہ

"اسلام کی نظر میں ہر مسلمان
مرد اور عورت برابر
ہیں۔"

(حدیث نبوی)

اسلام نے عورت کو بھی مرد کے
برابر حقوق فراہم کیے ہیں۔ مطلب،
اسلامی تعلیمات پر زور دے ساتھ ساتھ
عورت کے حقوق کا بھی تحفظ فراہم
کرتا ہے۔

اسلام میں عورت کے حقوق کا تناظریہ

بحیثیت ماں — بحیثیت بیوی

بحیثیت بہن — بحیثیت بیٹی

3- اسلام میں عورت کا مقام، حقوق، اور کردار

مندرجہ ذیل تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

۱) عورت کا مقام

عورت چاہے ماں ہو، یا بہن یا بیٹی بہترین مقام کی حامل ہے۔

" اور اپنی ماں کو اُف تک نہ کہو "

(بنی اسرائیل 17:1)

بیوی کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

"بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرے۔"

(ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

سیدہ بیٹی کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"فاطمہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن حضرت شیما رضی اللہ عنہا جب تشریف لائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر مبارک بچھایا کرتے تھے، یعنی اسلام نے عورت کے مقام کو بلند کر رکھا ہے۔

(ii) ازدواجی زندگی کا حق

عورت کے مقام کے ساتھ سلسلہ

اسلام نے عورت کو ازدواجی زندگی کا بھی حق دیا ہے۔ عورت کو اپنی رضا سے ساتھ زندگی کا بھر پور حق

حاصل ہے۔

"اور اگر وہ (عورت) نبھا نہ سکے تو چاہیے خلا کرے"

(البقرہ - 2:129)

مزید، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"عورت اپنے سابقہ شوہر سے شادی کر سکتی ہے بشرطیکہ وہ اپنے دوسرے شوہر کے بعد عدت کے ایام پورے کرے"

(البقرہ - 2:222)

قرآن مجید میں ارشاد مبارک ہے:

"اور عورت کو اس کا حق مہر ادا کیا کرو"

(النساء - 4:4)

مطلب یہ کہ عورت کو ازدواجی زندگی کا مکمل حق حاصل ہے۔

(iii) عورت کی تعلیم کا حق

اسلام نے عورت کو یکساں تعلیم کا حق بھی دیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی تعلیم پر بھی بہت زور دیا ہے۔

"علم حاصل کرنا ہر مرد اور عورت پر لازم ہے"

یعنی اسلام نے عورت کے لیے تعلیم کا حق بھی دیا ہے۔

(iv) جائیداد کی وراثت کا حق

مزید اسلام نے عورت کی جائیداد کا حق بھی مقرر کیا ہے۔ وارثین کی چھوڑی گئی ملکیت میں عورت کا بھی حصہ مقرر ہے۔

"اور عورت بھی وراثت کی حقدار ہے چاہے وہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔"

(النساء - 8-7 ۶۰)

یعنی اسلام میں عورت کو جائیداد کا بھی حق حاصل ہے۔

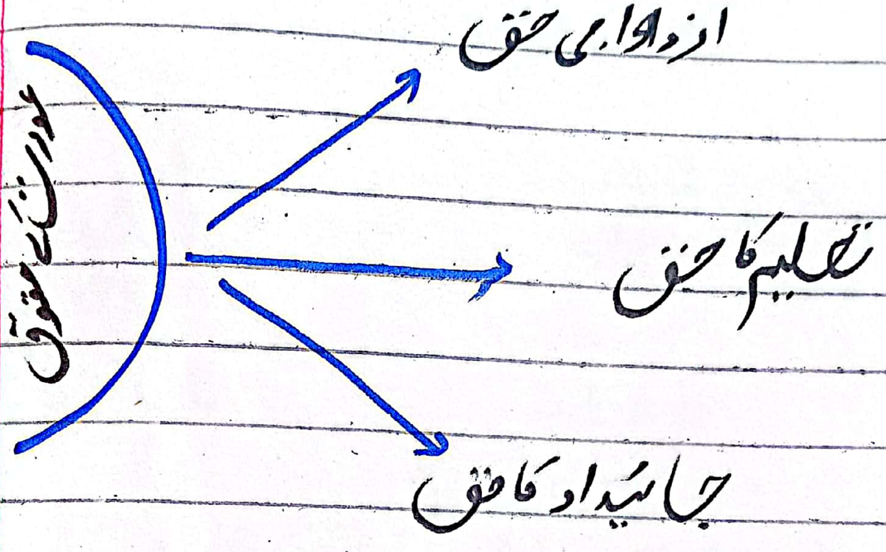

۶۔ ایک مسلمان عورت کا درجہ بمقابلہ مغربی عورت

ایک مسلمان عورت مغربی عورت سے مندرجہ ذیل حوالوں کے مطابق با اختیار ہے:

i) ازدواجی زندگی کا حق اور تحفظ

ایک مسلمان عورت کو اپنی مرضی کے مطابق ازدواجی زندگی کا نہ صرف حق حاصل ہے بلکہ مکمل تحفظ بھی حاصل ہے۔ جبکہ مغربی عورتیں اپنے حقوق کیلئے دنیا کی طرف دیکھتی ہیں۔

"تقریباً دو لاکھ سے زیادہ عورتیں
سالانہ سپین میں تشدد کا شکار
ہوتی ہیں۔"
(European Union Council, 2020)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ مسلمان عورت
بلند مرتبہ پر فائز ہے۔

(ii) کمائی کا بھرپور حق

اسلام نے عورت کو کمائی کا
بھرپور حق بھی دیا ہے۔ اگر وہ نا چاہے تو
اس کی ذمہ داری مرد کے کاندھوں پر
ہے۔ جبکہ مغربی عورتیں خود کمانے کا
بوجھ برداشت کرتی ہیں۔

"تمہاری مائیں، تمہاری بہنیں اور
بیویاں تمہارے ذمہ
اہم فریضہ ہیں۔"
(ڈاکٹر اسرار احمد)

مطلب، ایک مسلمان عورت معاشی لحاظ
سے مکمل با اختیار اور محفوظ ہے۔

CamScanner

(11) **مرد کے برابر کا درجہ**

اسلام نے عورت کو مرد کے
برابر کا درجہ دیا ہے۔ جبکہ عورت مغرب
میں اپنے حقوق کیلئے ابھی دنیا کی آواز
کی طرف دیکھتی ہے۔

"اسلام نے مرد اور عورت میں
برابری کا درس
دکھایا ہے"
(ڈاکٹر محمد اسد)

یعنی اسلام میں عورت کو مرد کے
برابر حقوق حاصل ہیں۔

(12) **عزت کا تحفظ**

ایک مسلمان عورت کی عزت
اسلام نے محفوظ کی ہوئی ہے۔ اسلام
نے عورت کے پردے کا درس دیا ہے تو
وہیں یہ بھی ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اور اپنی نگاہیں (مومن مرد)
نیچی رکھو۔"

یعنی اسلام میں ایک مسلمان عورت

کا مکمل تحفظ ہے، جبکہ مغرب میں عورت
تشدد کا سامنا کرتی ہے۔

"عورت پر تیزاب اور زنانہ
عریتیں مکمل عام ہیں"

اس سے صاف ظاہر ہے کہ ایک مسلمان
عورت ایک مغربی عورت سے مکمل با
اختیار ہے۔

اسلام عورت کا اختیار
(بمقابلہ مغربی عورت)

↓

- معیشت کا حق
- مرد کے برابر درجہ
- عزت کا تحفظ
- مرد کی ذمہ داری
- ازدواجی زندگی کا حق

5 - خلاصہ بحث

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔

(- صدر الدین احمد اسلامی)

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اسلام نے عورت کو مرد کے برابر حقوق دیے ہیں۔ اسلام میں عورت کا مقام، حقوق اور کردار بڑا واضح بیان ہے۔ یہ واضح کرتا ہے کہ ایک مسلمان اور ایک مسلم کی عورت سے مکمل باحیا رہے۔